سوال

مہر زیادہ ہونے کے نقصانات ومفاسد

جواب

لحمدللہ.

بر (10525) کے جواب میں یہ بیان ہوچکا ہے کہ شریعت اسلامیہ نے مہر کم اور آسان رکھنے کی تلقین کی ہے اور اسی میں خاوند اور بیوی دونوں کی مصلحت پائی جاتی ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو"

بر (3300) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سئلہ میں علماء کرام نے بھی بہت ساری کلام کی ہے، اور مہر زیادہ ہونے کے نتیجہ میں ہونے والے نقصانات اور مفاسد کو بھی بیان کیا ہے، ان علماء میں شیخ محمد بن ابراہیم بھی شامل ہیں اس مسئلہ میں ان کا ایک طویل اور مفصل فتوی ہے جس میں درج ذیل کلام درج ہے :

ن اشیاء میں جس میں لوگ حد سے تجاوز کر چکے ہیں حتی کہ اس میں اسراف اور فضول خرچی اور ایک دوسرے سے فخر تک جا پہنچے ہیں وہ (مسئلہ مہر زیادہ کرنا) اور لباس اور ولیمہ کی تقریب میں بہت زیادہ اخراجات کر کے اسراف وفضول خرچی کرنا شامل ہے .

ر علم رکھنے والے علماء نے ایسا کرنے سے بچنے کا کہا ہے، کیونکہ یہ بہت ساری خرابیوں کا باعث بنتا ہے جن میں اکثر عورتوں کا غیر شادی شدہ رہنا شامل ہے کیونکہ مرد شادی کے اخراجات کے متحمل نہیں ہوتے، اور اس سے بہت ساری خرابیاں اور فساد جنم لیتے ہیں... میں نے اس موضوع کو ہر طرف سے

1 مہر کم رکھنا اور خاوند پر اتنے اخراجات ڈالنا جس کا وہ متحمل ہوسکتا ہے شرعی طور پر یہی حکم ہے اور قدیم اور جدید علماء کا اس پر اتفاق ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ سنت بھی ہے .

2 جب خاوند پر اتنا مہر ڈالا جائے جس کا وہ متحمل نہیں اور قادر نہیں اور نہ ہی اس کی حالت کے مناسب ہے تو وہ اس سے انکار کرنے اور اسے روکنا کا حق ہے؛ اس لیے کہ اس نے ایک ایسا عمل کیا جو مکروہ اور ناپسند ہے .

ہے وہ مہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر سے بھی کم ہو، صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا :

یا تم نے اسے دیکھا ہے، کیونکہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے ؟

نے عرض کیا : میں نے اسے دیکھا ہے .

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس سے کتنے مہر میں شادی کی ہے ؟

ں نے عرض کیا : چار اوقیہ میں .

سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

گتا ہے کہ تم لوگ اس پہاڑ سے چاندی نکالتے ہو! ہمارے پاس تو وہ کچھ نہیں ہے جو ہم تمہیں دیں، لیکن یہ ہے کہ ہم تمہیں کسی مہم پر روانہ کریں تو تمہیں وہاں سے کچھ مل جائے .

ا کہتا ہے : چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبس کی طرف ایک پارٹی روانہ کی اور ان میں یہ شخص بھی شامل تھا...

بر (1424).

م نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :

س کلام کا معنی یہ ہے کہ : خاوند کی حالت کی مناسبت سے مہر زیادہ ہونے کی کراہت ہے "اھ

3 اس میں کوئی شک نہیں کہ شادی ایک مشروع اور مرغوب امر ہے، اور غالب حالت میں یہ وجوب اور فرضیت کی حد تک پہنچ جاتی ہے، اور مہر زیادہ ہونے کی بنا پر اکثر لوگ اس مشروع یا مستحب کو بھی نہیں پہنچ پاتے .

علوم ہے کہ جس کے بغیر کوئی واجب پورا نہ ہوتا ہو تو وہ امر بھی واجب ہوتا ہے، لہذا اس سے یہ اخذ کیا جائیگا کہ مہر میں زیادتی کرنے سے لوگوں کو روکنا اور اس کی طرف راہنمائی کرنا مشروع ہے کہ مہر زیادہ کر کے وہ لوگوں پر اللہ تعالی کی جانب سے واجب کردہ امر میں حائل نہ ہوں .

ہر میں کمی کرنا کسی خرابی کا باعث نہیں، بلکہ اسی میں خاوند اور بیوی کی مصلحت بھی ہے، بلکہ یہ تو شارع کو محبوب اور مرغوب ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے .

4 جب کوئی مناسب اور برابر کا رشتہ آجائے اور لڑکی اس رشتہ پر راضی بھی ہو تو لڑکی کے ولی کا اپنی شخص طمع ولالچ یا اسراف وفخر کی بنا پر مہر زیادہ طلب کر کے لڑکی کی شادی میں رکاوٹ ڈالنا شرعا جائز نہیں، بلکہ یہ تو اس رکاوٹ وتنگ کرنے اور روک کر رکھنے میں شامل ہوتا ہے جو شرعی طور پر ممنوع ہے. جس ؛

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

علم نے اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک حل پیش کیا اور کہا ہے کہ : جب ولی اپنی ذمہ داری میں موجود لڑکی کی مناسب اور برابر کے رشتہ سے شادی میں رکاوٹ ڈالی اور شادی نہ کی اور وہ لڑکی اس شادی پر راضی بھی ہو تو اس ولی کی ولایت وذمہ داری ختم ہوجائیگی اور اس کا ولی اس کے بعد و

شلا اگر لڑکی کا والد اس کے دینی اور اخلاقی طور پر مناسب رشتہ سے شادی نہ کرے اور لڑکی بھی اس رشتہ پر راضی ہو اور اس میں رغبت رکھتی ہو، تو پھر اس کے بعد اس کا قریبی شخص یعنی اس کے بھائیوں یا چچا میں یا کوئی اور اس کی شادی کریگا جو ولی ہونے اہل ہو"

5 مہر میں زیادتی اور غلو کرنے میں اکثر شادی کرنے والوں کے لیے بہت قوی رکاوٹ ہے، اور اس کے نتیجہ میں جو بہت ساری خرابیاں پیدا ہورہی ہیں، اور مردوں اور عورتوں میں بہت برائیاں پیدا ہورہی ہیں، اور پھر وسائل کو غایت کا حکم ہے، اور شریعت مطہرہ نے مصلحت کے حصول اور اس کی تکمیل

6 مہر زیادہ ہونے کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوئی ہیں وہ کسی پر مخفی نہیں کتنی ہی عفت وعصمت کی مالک آزاد عورتوں کو اس کے ولی نے شادی سے روک رکھا اور اس پر ظلم کرتے ہوئے بغیر شادی اور اولاد کے چھوڑ دیا ہے .

اور کتنی ہی ایسی عورتیں ہیں جو اس کے باعث شیطان کے ہتھے چڑھ کر اپنی عزت و عصمت کو گنوا بیٹھیں اور وہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے ذلت و عار کا سبب بن گئیں جو اللہ کے غضب کا سبب ہے !!

یسے نوجوان ہیں جنہیں اسباب نے تھکا کر رکھ دیا اور وہ اتنے لمبے چوڑے اخراجات کی استطاعت نہ رکھ سکے جس کی اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی، چنانچہ انہیں شیطان اور برے دوستوں نے اپنے جال میں پھنسا لیا حتی کہ انہیں گمراہ کر کے خسارہ وگندگی میں ڈال دیا، اس طرح اسکا خاندان بھی نقصان اٹھایا، اور اس

7 مہر زیادہ کرنے کے نقصانات میں یہ بھی شامل ہے کہ اس سے نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں میں امیدیں پوری نہ ہونے کی وجہ سے نفسیاتی امراض پیدا ہو رہے ہیں.

8 اس کے نقصانات میں یہ بھی شامل ہے کہ : استطاعت وطاقت سے زیادہ شادی کے اخراجات خاوند کے دل میں اپنی بیوی سے عداوت پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی وجہ سے مالی تنگی اور مشکلات کا شکار ہوا، حالانکہ شادی کا ہدف اور مقصد تو سعادت کی زندگی ہے ناکہ شقاوت و بدبختی.

9 اگر زیادہ مہر میں عورت اور اس کے ولی کے لیے مصلحت ہوتی تو اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیاں اس مصلحت سے زیادہ ہیں اگر بالفرض یہ مصلحت پائی جائے، اور شرعی قاعدہ اور اصول ہے کہ خرابی کو دور کرنا مصلحت کو لانے پر مقدم ہے.

ہا وہ قصہ جو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے چار سو درہم سے زیادہ مہر رکھنے سے منع کیا تو ایک قریشی عورت کہنے لگی :

ے امیر المومنین آپ لوگوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر رکھنے سے منع کر رہے ہیں کیا آپ نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں پڑھا :

ء(20).

اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : یا اللہ میں معافی وبخشش کا طلبگار ہوں سب لوگ عمر سے زیادہ فقیہ ہیں، پھر واپس آ کر منبر پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے :

ؤگوں میں نے تمہیں عورتوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر دینے سے منع کیا تھا، چنانچہ جو بھی اپنے مال میں سے جو پسند کرتا اور دینا چاہتا ہے وہ دے "

ی اللہ تعالی عنہ پر اعتراض کرنے والی روایت کے طرق ایسے ہیں جن میں مقال ہے، اس لیے وہ قابل حجت نہیں، اور نہ ہی یہ اوپر بیان کی گئی ثابت شدہ نصوص کے معارض ہیں، اور خاص کر جبکہ کسی نے بھی صحابہ کرام سے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی مخالفت اور انکار نقل نہیں کیا، صرف اسی عورت سے منقول

کمی وبیشی کے ساتھ شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی.

م(199-187/10).

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

12572